سوال

میں ایک بیوہ کو جانتا ہوں اور اس کے بچے بھی ہیں، میں شادی کرنا چاہتا ہوں اور متردد ہوں کہ آیا اس بیوہ سے شادی کروں یا کنواری لڑکی سے ؟

جواب

الحمد للہ

یہ خاوند کی حالت پر منحصر ہے، بعض اوقات خاوند کی حالت کے مطابق بیوہ عورت سے شادی کرنا مناسب ہوتا ہے اور یہ افضل ہو گا

ہو سکتا ہے بیوہ عورت دین و اخلاق والی عورت ہو اور اس جیسا اخلاق و دین کسی دوسری عورت میں نہیں، اور کنواری لڑکیوں میں اس طرح کا دین و اخلاق نہیں پائیگا

لیکن عمومی طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنواری لڑکی سے شادی کرنے کی ترغیب دلائی ہے

جب جابر رضی اللہ تعالی عنہ کے والد فوت ہوگئے اور اپنے پیچھے انہوں نے جابر کی بہنیں چھوڑیں تو ان کی حالت کے مناسب یہی تھا کہ وہ کسی کنواری لڑکی سے شادی نہ کریں جو ان کی بہنوں جتنی عمر کی ہو، تو جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کسی بڑی عمر کی شادی شدہ عورت سے شادی کرنے کی رغبت کی جو ان کی بہنوں کی دیکھ بھال کرے اور خیال رکھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی موافقت کی

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا :

کیا تم نے شادی کرلی ہے ؟

تو میں نے عرض کی : جی ہاں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کنواری یا کہ شادی شدہ ؟

میں نے عرض کیا : بلکہ پہلے سے شادی شدہ عورت سے شادی کی ہے

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم نے کسی کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی جو تمہیں کھلاتی اور تم اسے کھلاتے ؟

میں نے عرض کیا : میری بہنیں تھیں تو میں نے پسند کیا کہ کسی ایسی عورت سے شادی کروں جو ان کی کنگھی کیا کرے اور ان کی دیکھ بھال کرے اور خیال رکھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم جانے والے ہو جب پہنچو تو بچے کی رغبت رکھو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1991) صحیح مسلم حدیث نمبر (715).

اور بخاری کی روایت میں ہے :

"انہیں تعلیم دے اوران کی تربیت کرے اورادب سکھائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2257).

اورایک روایت میں ہے :

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں :

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ آیا تم نے کنواری سے شادی کی یا شادی شدہ عورت سے ؟ تومیں نے عرض کیا : شادی شدہ سے توآپ نے مجھے فرمایا :

تم نے کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی وہ تجھے کھلاتی اور تم اسے کھلاتے

میں نے عرض کیا : اے اللہ تعال کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد فوت ہوگئے ، یا عرض کیا وہ شہید ہوگئے تو میری چھوٹی چھوٹی بہنیں تھیں ، اس لیے میں نے ان جیسی ہم عمر لڑکی سے شادی کرنا مناسب نہ سمجھا کیونکہ نہ تووہ ان کوادب سکھا ئیگی اورنہ ہی تربیت کریگا اورنہ ان کا خیال رکھے گی اوردیکھ بھال کرسکے گی اس لیے میں نے شادی شدہ عورت سے شادی کی تاکہ وہ ان کا خیال رکھے اورانہیں ادب سکھائے اوران کی دیکھ بھال کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2805) صحیح مسلم حدیث نمبر (715).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد فوت ہوئے اورانہوں نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑیں تومیں نے ایک شادی شدہ عورت سے شادی کرلی ، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا :

اے جابر تم نے شادی کرلی ؟ تومیں نے عرض کیا : جی ہاں یارسول صلی اللہ علیہ وسلم ، توآپ نے فرمایا : کنواری سے یا کہ شادی شدہ سے ؟

میں نے عرض کیا : بلکہ شادی شدہ عورت سے توآپ نے فرمایا : تم نے کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی تم اس سے کھیلتے اوروہ تم سے کھیلتی ، تم اسے ہنساتے اوروہ تم کوہنساتی ؟

تومیں نے عرض کیا : عبداللہ فوت ہوئے اور بیٹیاں چھوڑگئے اورمیں نے ناپسند کیا کہ ان جیسی ہم لڑکی لاؤں اس لیے میں نے ایک عورت سے شادی کی جوان کی دیکھ بھال کرے اور خیال رکھے ، تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ آپ کوبرکت سے نوازے یا فرمایا : آپ کوخیر وبھلائی سے نوازے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5052).

شیخ مصطفی الرحیبانی کہتے ہیں :

اورجونکاح کرنا چاہے (اس کے لیے کنواری لڑکی سے نکاح کرنا مسنون ہے) کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ کوفرمایا تھا :

" تم نے کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہیں کی تم اس سے کھیلتے اوروہ تم سے کھیلتی " متفق علیہ

(لیکن یہ کہ اگرشادی شدہ عورت سے نکاح کرنے میں کوئی راجح مصلحت ہو) تومصلحت کا خیال کرتے ہوئے اسے کنواری پر مقدم کیا جائیگا "

دیکھیں : مطالب اولی النھی (5/9-10).

واللہ اعلم.